8 نظام ادائیگی

2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران نظام ادائیگی بڑی قدر کی حامل اور خردہ لین دین دونوں کا مؤثرانتظام کرنے میں کامیاب رہا۔ لین دین کا وقت کم ہوا جبکہ اس میں کوئی اہم تعطل بھی نہیں دیکھا گیا۔ پاکستان بروقت بین البینک چکتائی نظام (PRISM) نے بازار میں سیالیت پر دباؤ کے باوجود بلند تر قدر اور حجم کے سودوں کی چکتائی کے علاوہ سیالیتِ امروز کی سہولت (آئی ایل ایف) کے ذریعے درکار سیالیت فراہم کی۔ خردہ بینکاری میں بھی اضافہ ہوا جس کا سبب آگاہی میں اضافے اور انفراسٹرکچر میں بہتری کے باعث ترقی کرتی ای بینکاری تھی۔ نئے اداروں کی شمولیت سے بلادفتر بینکاری (BB) میں بھی ششماہی کے دوران بلند نمو اور تنوع دیکھا گیا۔

نظامِ ادائیگی کے ضابطہ کار کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک کے اہم مقاصد میں سے ایک محفوظ ومؤثر نظام ادائیگی کی دستیابی کو یقینی بنانا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ملک کے موجودہ نظام ادائیگی کی کارکردگی اور پائیداری میں مزید بہتری لانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی کوششوں کو گذشتہ برسوں کے دوران مالی اداروں خصوصاً بینکوں کی جانب سے آئی ٹی انفراسٹرکچر میں بڑے پیمانے کی سرمایہ کاری کے نتیجے میں ادائیگی کے نظام میں اختراعی، مستحکم اور مؤثرفراہمی کے متبادل ذرائع (ADCs) بڑھنے سے تقویت حاصل ہوئی ہے۔ خصوصاً، بنیادی بینکاری کی نئی اختراعات سے عملی کارکردگی، خدمات میں بہتری اوران کی زیادہ متنوع انداز میں فراہمی اور نظاموں کی پائیداری کی بلند سطح شامل ہیں۔

جدول 8.1: نظام ادائیگی کے طریقہ کار کا خاکہ				
	دوسری ششماہی 2012ء		پہلی ششماہی 2013ء	
طریقہ کار	حجم	قدر	حجم	قدر
حجم ہزاروں اور قدر کھرب روپے میں				
پرزم	231.9	809	256.1	811
خردہ ادائیگیاں	331,600	665	347,859	696
کاغذ پر مبنی	180,800	525	177,599	539
ای سودے	150,800	140	170,260	157

شکل 8.1: پرزم سودوں میں نمو کا رجحان

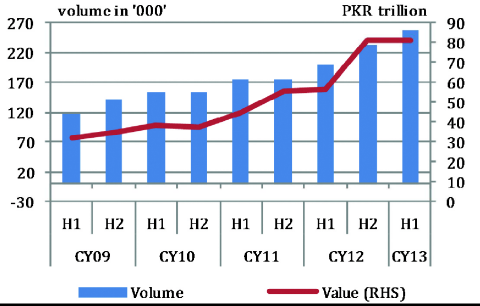

بڑی قدر کی ادائیگی (LVP) کی بنیاد کے طور پر پاکستان بروقت بین البینک چکتائی کا نظام زیر جائزہ ششماہی کے دوران مؤثر انداز میں بلند قدر اور حجم کے بڑے سودے انجام دیتا رہا۔[72] اس کے ذریعے 811 کھرب روپے مالیت کے 256 ہزار سودے کیے گئے جو قدر اور حجم میں گذشتہ ششماہی کے مقابلے میں بالترتیب 0.3 فیصد اور 10.4 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے (جدول **8.1** اور شکل **8.1**)۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیالیت کی سخت صورتحال کے باعث اسٹیٹ بینک نے مزید 41 کھرب روپے کی سیالیت امروز (مجموعی قدر کا 5.1 فیصد) فراہم کی جو گذشتہ برس سے تقریباً 8.8 فیصد زائد ہے۔ خردہ نظام ادائیگی نے بھی اہم کردار ادا کیا اور اس کے ذریعے 696 کھرب روپے مالیت کے 347.9 ملین سودے کیے گئے جن میں قدر اور حجم کے لحاظ سے بالترتیب 4.6 فیصد اور 4.9 فیصد نمو ہوئی۔ اگرچہ خردہ ادائیگیوں میں کاغذی سودے ابھی تک سرفہرست ہیں تاہم ای بینکاری کے حصے میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بازار میں 3 نئے فریقوں (تمام بینک) کے داخلے سے بلادفتر بینکاری میں تیزی سے نمو ہوئی۔

72 سودے کے اوسط بلند حجم کی وجہ سے پرزم کے سودوں کی درجہ بندی بڑی قدر کے سودوں میں کی جاتی ہے تاہم سودے کی کوئی نچلی حد نہیں ہے۔

بڑی قدر کے سودوں میں خاصی نمو ہوئی----

پرزم کا قیام چکتائی کے خطرے سے نمٹنے کے لیے عمل میں آیا تھا تا کہ بڑی قدر کی حامل حکومتی تمسکات کے سودوں کی بروقت چکتائی کو یقینی بنایا جا سکے (یعنی چکتائی کا خطرہ کم کیا جا سکے)۔ تاہم وقت گذرنے کے ساتھ اس کے استعمال اور طریقوں میں وسعت آئی ہے (باکس **8.1**)۔ پرزم کے ذریعے انجام دیے جانے والے کثیر سودوں کے اجتماعی ڈیٹا سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بڑی قدر کی ادائیگی (ایل وی پی) کے طریقہ کار کے ذریعے 811 کھرب روپے مالیت کے 256 ہزار سودوں کا تصفیہ کیا گیا تھا۔[73] حجم (10.4 فیصد) میں ہونے والی ساری نمو بین البینک فنڈ ٹرانسفر (آئی ایف ٹی) اور خردہ چیک کلیئرنگ (آر سی) کے لین دین میں ریکارڈ کی گئی۔[74] تاہم سودوں کی قدر معمولی نمو (0.3 فیصد) کو ظاہر کرتی ہے، جس کا اہم سبب ششماہی کے دوران تمسکات کی چکتائی کی قدر میں کمی تھی۔ پرزم کے ذریعے بلند حجم کم قدر کی چکتائی نے پہلی ششماہی میں سودے کا اوسط حجم 8.9 فیصد کی کے ساتھ 317 ملین روپے کر دیا (شکل **8.2**)۔[75]

سیالیت امروز بلند سطح پر رہی---

بالفرض کسی بینک کو فنڈز کی قلت کا سامنا ہو تو اسٹیٹ بینک سیالیتِ امروز کی سہولت (آئی ایل ایف) فراہم کرتا ہے۔ یہ سیالیت کی ایک مکمل طور پر ضمانت شدہ سہولت ہے جسے منظور شدہ حکومتی تمسکات پر دیا جاتا ہے تا کہ نظام ادائیگی کے ہموار کام کو یقینی بنایا جا سکے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی سیالیت امروز 8.8 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 41 کھرب روپے تک پہنچ گئی (شکل **8.3**)۔ اس سے بینکوں کو لین دین کی مؤثر چکتائی اور لمبی قطاروں اور نظام میں تعطل[76] ہونے جیسے واقعات سے بچنے میں مدد ملی۔ سیالیت امروز کے تناسب کی شدت اور پرزم کے سودوں کی قدر 40 بی پی ایس اضافے کے ساتھ بڑھ کر 5.1 فیصد تک پہنچ گئی۔ سیالیت امروز کی قدر میں 2008ء میں پرزم کے آغاز سے اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ گذشتہ چند برسوں میں بھی یہ بڑھا ہے، جب بازار میں سیالیت کی صورتحال سخت تھی۔

باکس 8.1: پرزم نے اپنے آپریشنز کا آغاز جولائی 2008ء میں بین البینک بازارِ زر کے سودوں اور بازار مبادلہ کے اندرون ملک آپریشنز کی چکتائی کے لیے شروع کیا تھا۔ تب سے، پرزم کی وسعت کوئی خدمات فراہم کرنے تک توسیع دی جا چکی ہے: (الف) حکومتی تمسکات کی چکتائی (ب) سیالیت امروز کی سہولت (ج) اسٹیٹ بینک کا اندرونی لین دین جیسے بازارِ زر کے سودے/نیلامی کی چکتائی (د) نفٹ کے ذریعے بیچز میں موصول ہونے والی بین البینک فنڈ منتقلی کی چکتائی (ہ) بینک کے اپنے کھاتے سے منتقلی اور (و) چکتائی بینکوں کے ذریعے اسٹاک ایکس چینج رکن تک رسائی۔

پرزم دو اہم ایپلی کیشنز پر مشتمل ہوتا ہے: آر ٹی ایس/ایکس اور ڈیپو/ایکس۔ پہلی فنڈ منتقلی کی ایپلی کیشن ہے جسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے شرکا کے احاطے میں نصب سافٹ ویئر کے لیے ذریعے انسٹال کیا جاتا ہے۔ ڈیپو/ایکس تمسکات کی چکتائی کی ایک ویب پر مبنی ایپلی کیشن ہے جسے آر ٹی ایس/ایکس کے ساتھ بروقت منسلک کیا جاتا ہے تا کہ فراہمی بمقابلہ ادائیگی (ڈی وی پی) کی بنیادوں پر لین دین یقینی بنایا جا سکے۔

شکل 8.2: پرزم سودوں کے اجزا

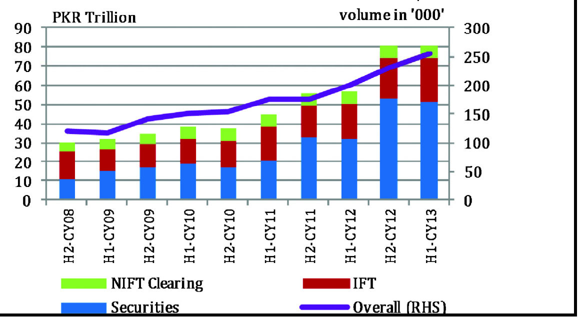

شکل 8.3: پرزم میں سیالیت امروز سہولت کا استعمال (ارب روپے)

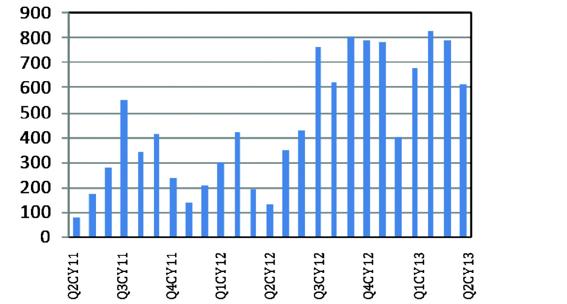

73 حجم میں سیالیت امروز کی سہولت شامل نہیں ہے جسے پرزم کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔

74 بین البینک فنڈ منتقلی (آئی ایف ٹی) اور خردہ چیک کلیئرنگ (آر سی) تمسکات کی چکتائی کے سودوں کی نمو میں کمی سے تجاوز کر گئی تھی۔

75 آئی ایف ٹی بلند شدت لیکن کم قدر کا حامل لین دین ہوتا ہے۔ اگر آئی ایف ٹی کے سودوں کو منہا کر دیا جائے تو 2013ء کی پہلی ششماہی میں پرزم کے ذریعے طے پانے والے اوسط سودے کا حجم بڑھ کر 1,045 ملین روپے (2012ء کی پہلی ششماہی میں 666 ملین روپے) تک پہنچ جائے گا۔

76 اگر ایک بینک کو فنڈنگ میں کمی کا سامنا ہو تو یہ وصول کنندہ بینک کے لیے فنڈز کی قلت پیدا کر سکتا ہے۔ پورے نظام میں ایک ایسی صورتحال جس میں بینک کے بعض سودے طے پانے سے رک جائیں، اسے تعطل کی صورتحال (Grid lock situation) کہا جاتا ہے۔ پرزم کا نظام تعطل کی صورتحال سے نکلنے کے طریقہ کار سے لیس ہے، جسے اسٹیٹ بینک کی جانب سے فعال کرنے کے بعد مختلف قسم کے الگورتھمز (algorithms) استعمال کرتے ہوئے قطار میں ادائیگیوں کی ترجیحات کے دوبارہ تعین سے انفرادی بنیادوں پر بڑی تعداد میں سودوں سے نمٹا جا سکتا ہے۔

خردہ ادائیگی کے نظام میں نقد کو بالادستی حاصل ہے----

خردہ نظام ادائیگی کا طریقہ کار لین دین کے کاغذی و غیر کاغذی طریقوں دونوں پر مشتمل ہے۔ خردہ سودوں میں نقد کو بالادستی حاصل رہی جن میں زیادہ تر پرسن ٹو پرسن (P2P) ادائیگیاں ہیں۔ نقد سودوں کے ساتھ منسلک بعض مسائل کے باوجود (ہاتھ سے گنتی کے باعث بلند معاشی لاگت، نوٹوں کی توثیق اور ذخیرہ کاری، چوری/ نقصان کا خطرہ وغیرہ) نقد کی بالادستی کی کئی وجوہات ہیں جن میں متبادل طریقوں کے متعلق آگاہی میں کمی، سیالیت کو ترجیح دینا، کرنسی پر عوام کا واضح اعتماد، ثقافتی مسائل، مالی شمولیت کی پست سطح اور ٹیکس چوری کے لیے ریکارڈ رکھنے سے جان بوجھ کر گریز شامل ہیں۔ نقد بنیاد پر سودوں کے علاوہ بقیہ خردہ ادائیگیوں میں چیک پر مبنی لین دین شامل ہے جس کے بعد ابھرتا ہوا ای بینکاری لین دین ہے، جس میں نمو کو ٹیکنالوجی کی حالیہ برسوں میں ترقی سے تقویت ملی ہے (شکل 8.4)۔

شکل 8.4: خردہ ادائیگی کا رجحان

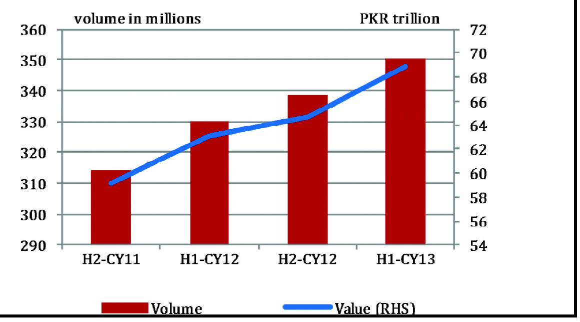

شکل 8.5: 2013ء پہلی ششماہی، خردہ سودوں کے کاغذ پر مبنی اجزائے ترکیبی

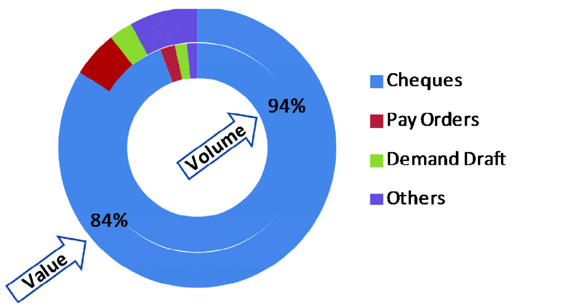

شکل 8.6: ای بینکاری سودے

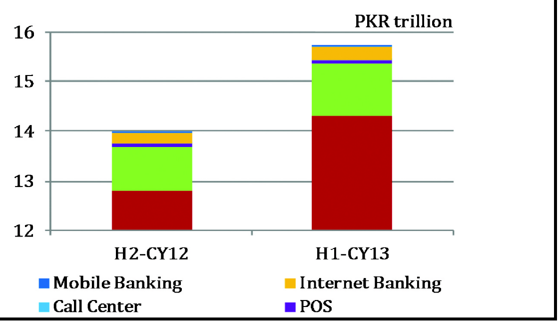

کاغذ پر مبنی بیشتر خردہ ادائیگیاں چیک سے کی گئیں---

کلیئرنگ اور چکتائی کے عمل کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک مالی آلات کی معیار بندی پر کام کر رہا ہے جس میں ابتدائی طور پر چیکوں کی معیار بندی پر زور دیا گیا ہے (جسے چیکوں کے اختصار کا نام بھی دیا جاتا ہے) جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ان کی سیکورٹی خصوصیات کو بھی بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اس قدم کا مقصد چیک کی کلیئرنگ کے مجموعی عمل میں تیزی لانا اور دھوکہ دہی کی سرگرمیوں کو کم سے کم کرنا ہے۔

جدول 8.2: 2013ء کی پہلی ششماہی میں چیکوں کے سودے

	تعداد (لاکھوں میں)	رقم (ارب روپے)	حجم کا حصہ	قدر کا حصہ
نقد	83.1	7,980.8	48.9 فیصد	17.2 فیصد
منتقلی	55.6	25,928.9	32.8 فیصد	56.0 فیصد
کلیئرنگ	31.1	12,358.6	18.3 فیصد	26.7 فیصد
باز ادائیگی	0.0	28.4	0.0	0.1 فیصد

مجموعی طور پر، کاغذ پر مبنی خردہ ادائیگی کے طریقہ کار سے 539 کھرب روپے مالیت کے 177.6 ملین سودوں کی چکتائی کی گئی جو گزشتہ ششماہی کے مقابلے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران قدر کے لحاظ سے 2.7 فیصد اضافے اور حجم کے لحاظ سے 1.8 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ نتیجتاً زیر جائزہ مدت کے دوران سودے کا اوسط حجم تیزی سے بڑھ کر 303.2 ہزار روپے ہو گیا جو گزشتہ ششماہی میں 290.1 ہزار روپے تھا۔ جز وار درجہ بندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ خردہ ادائیگیوں میں بذریعہ چیک سودوں کا حصہ قدر کے لحاظ سے 84.5 فیصد (455 کھرب روپے) اور حجم کے لحاظ سے 94.1 فیصد ہے، دوسرا نمبر پے آرڈرز کا ہے (شکل 8.5)۔ یہ امر دلچسپ ہے کہ 49.5 فیصد بذریعہ چیک لین دین جن نقد رقوم کو نکلوانے کے لیے کیا گیا حجم میں ان رقوم کا حصہ صرف 16.8 فیصد ہے۔ اس کے مقابلے میں رقوم کی منتقلی کے لیے چیک سے ادائیگیوں کا حجم میں حصہ صرف 31.5 فیصد جبکہ قدر میں حصہ 55.1 فیصد بنتا ہے (جدول 8.2)۔

شکل 8.7: ای بینکاری سودے (حجم کے لحاظ سے)

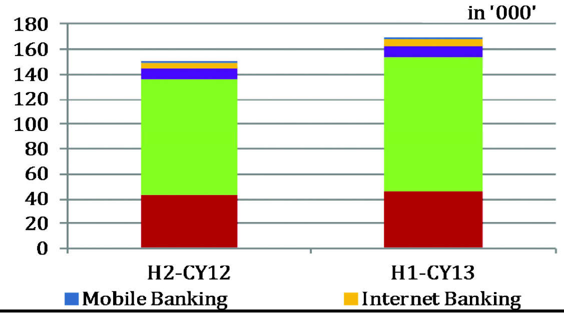

شکل 8.8: پہلی ششماہی 2013ء: آر ٹی او بیز کے اوسط سودے

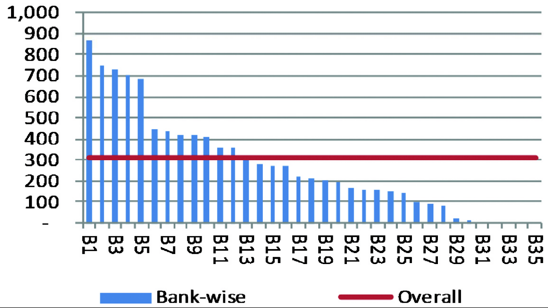

شکل 8.9: پہلی ششماہی 2013ء: اے ٹی ایمز کی تعداد میں بینک وار اضافہ

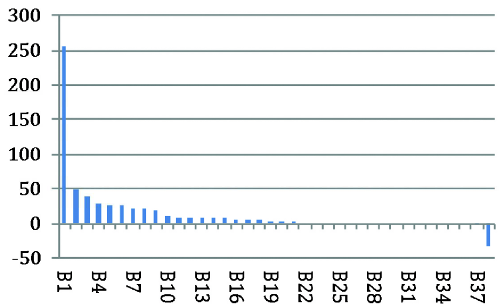

ای بینکاری میں اضافہ جاری رہا----

پاکستان میں وقت گذرنے کے ساتھ ای بینکاری کو فروغ حاصل ہو رہا ہے جس میں اضافے کا رجحان ہے اور خردہ بینکاری میں اسے اہمیت حاصل ہوتی جارہی ہے۔ ٹیکنالوجی پر مبنی لین دین کے طریقہ کار کے ذریعے صارفین کی ایک بڑی تعداد نے مالی خدمات کی فراہمی کے غیر روایتی ذرائع (ADCs) کو استعمال کرتے ہوئے مؤثر، قابل بھروسہ اور متنوع بینکاری خدمات سے استفادہ کیا ہے۔ اس کے نتیجے ای بینکاری میں خردہ ادائیگیوں کے مجموعی سودے آخر جون 2013ء تک بڑھ کر 22.2 فیصد تک پہنچ گئے (جو آخر دسمبر 2012ء تک 20.6 فیصد تھے)۔ ششماہی کے دوران ای بینکاری کے تقریباً 170.2 ملین سودے کیے گئے جو اس میں 12.9 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح قدر بھی 10.6 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 155 کھرب روپے تک پہنچ گئی (**شکل 8.6** اور **8.7**)۔ نظام ادائیگی کا بنیادی انفراسٹرکچر خاصی بہتری کی عکاسی کرتا ہے جس میں نئی ریئل ٹائم آن لائن برانچز (RTOBs)، اے ٹی ایمز اور پلاسٹک کارڈز میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔

ای بینکاری میں آر ٹی او بیز کی بالادستی---

نیٹ ورک میں 117 شاخوں کے اضافے کے ساتھ آن لائن بینک برانچز کی تعداد بڑھ کر 10.013 تک پہنچ گئی ہے جو کہ ملک بھر میں مجموعی بینک برانچوں کا 94.6 فیصد بنتا ہے۔ آر ٹی او بیز کے ذریعے ادائیگیوں کی مجموعی قدر اور حجم میں بالترتیب 11.7 فیصد اور 5.9 فیصد نمو ہوئی جس سے 2013ء کی پہلی ششماہی میں اوسط سودے کا حجم بڑھ کر 0.312 ملین روپے تک پہنچ گیا جو پچھلی ششماہی میں 0.295 ملین روپے تھا۔ چند بینک ایسے تھے جن کے سودوں کا اوسط حجم صنعت کی مجموعی اوسط سے زیادہ تھا تاہم لین دین کی مجموعی قدر میں ایسے بینکوں کا حصہ کم تھا۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران آر ٹی او بی ادائیگیوں کا قدر میں بینک وار حصہ صرف چند بینکوں تک محدود تھا، جو صنعت میں ان کے اثاثے کے اضافی حصے سے بہت زیادہ ہے (**شکل 8.8**)۔

اے ٹی ایم میں نمو متاثر کن تھی---

8.4 فیصد نمو کے ساتھ بعض بینکوں کی جانب سے مجموعی طور پر 525 مزید اے ٹی ایمز کا اضافہ کیا گیا (زیادہ تر 2013ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا)۔ اس طرح نصب شدہ اے ٹی ایمز کی مجموعی تعداد بڑھ کر 6,757 تک پہنچ گئی۔[77] بینک وار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اے ٹی ایمز کی تعداد بڑھنے میں سب سے بڑا حصہ سرفہرست پانچ بینکوں کا تھا (اثاثوں کے لحاظ سے) جبکہ درمیانے درجے اور چھوٹے بینکوں کا حصہ کم رہا (**شکل 8.9**)۔ بینکاری شعبے نے اے ٹی ایم کے ذریعے 10.7 کھرب روپے کے 107.3 ملین سودے کیے جو قدر اور حجم میں بالترتیب 18.6 فیصد اور 16.1 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں، بعض بینکوں کی جانب سے فی اے ٹی ایم کارڈ نقد رقم نکلوانے کی حد میں اضافے کے باعث اے ٹی

77 اے ٹی ایمز کی تعداد میں اضافہ جزوی طور پر اسٹیٹ بینک کی جانب سے 2013ء سے کھلنے والی ہر نئی شاخ پر ایک اے ٹی ایم نصب کرنے اور آئندہ پانچ برسوں کے دوران موجودہ شاخوں کی تعداد اور اے ٹی ایمز کے درمیان فرق ختم کرنے کی ہدایت کا نتیجہ تھا (بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 03, 2013ء)۔

ایمز کے لین دین کا اوسط حجم زیرہ جائزہ مدت کے دوران 9,794 روپے سے بڑھ کر 10,007 روپے تک پہنچ گیا۔ تاہم، بینک وار تفصیلی ڈیٹا سے بینکوں کے درمیان اے ٹی ایم کے اوسط حجم میں خاصے پھیلاؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔

ای بینکاری کی دنیا میں اے ٹی ایم کے ذریعے کی وسعت میں ماضی قریب میں خاصی توسیع ہوئی ہے۔ اب اے ٹی ایمز چوبیس گھنٹے نقد رقوم نکلوانے اور امانتیں، یوٹیلٹی بلز کی ادائیگیوں، ملکی و سرحد پار فنڈ کی منتقلی اور کریڈٹ کارڈ ادائیگیوں کے لیے استعمال ہورہے ہیں۔ کم از کم وقت میں ان خدمات کی مسلسل دستیابی اے ٹی ایمز کی کارگزاری کے لیے ضروری ہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران کام کے اوقات (صبح 9 بجے تا رات 9 بجے) میں اے ٹی ایمز کا ڈاؤن ٹائم معمولی کمی کے ساتھ 9.6 فیصد تک پہنچ گیا جو پچھلی سہ ماہی میں 9.9 فیصد تھا۔[78] تاہم کام نہ کرنے کے اوقات (رات 9 بجے تا صبح 9 بجے) میں ڈاؤن ٹائم گذشتہ ششماہی کے 12.7 فیصد سے بڑھ کر 13.4 فیصد تک پہنچ گیا (شکل 8.10)۔ ڈاؤن ٹائم بڑھانے کے مسائل میں نئے سافٹ ویئر پر منتقلی، بجلی میں اکثر تعطل، کثیر تجارتی اے ٹی ایمز سافٹ ویئر متعارف کرانا، سسٹم لنک میں بریک ڈاؤن، سیکورٹی خدشات وغیرہ شامل ہیں۔

جدول 8.3: ای بینکاری انفراسٹرکچر کی پوزیشن

	2012ء	پہلی ششماہی 2013ء	2013ء کی پہلی ششماہی میں نمو
اے ٹی ایمز	5,987	6,757	12.9 فیصد
آن لائن برانچز نیٹ ورک	9,412	10,013	6.4 فیصد
پی او ایس	34,229	33,748	-1.4 فیصد
کریڈٹ کارڈز (ہزاروں میں)	1,274	1,088	-14.6 فیصد
ڈیبٹ کارڈز (ہزاروں میں)	17,588	20,267	15.2 فیصد
صرف اے ٹی ایم کارڈ (ہزاروں میں)	806	962	19.3 فیصد

شکل 8.10: اے ٹی ایمز کا ڈاؤن ٹائم (فیصد حصہ)

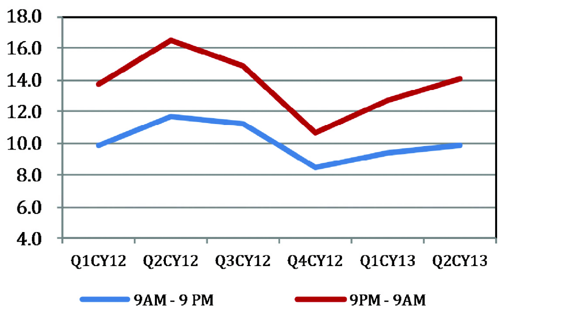

کریڈٹ کارڈ کے کاروبار میں کمی کے باعث پی او ایس میں کمی واقع ہوئی---

2013ء کی پہلی ششماہی کے خاتمے پر کریڈٹ کارڈز کی تعداد 13.8 فیصد کمی کے ساتھ 1.08 ملین رہ گئی۔ اسی رجحان کے مطابق پی او ایس ٹرمینل بھی آخر جون 2013ء تک 2.8 فیصد (976) کمی کے ساتھ ملک گیر سطح پر 33,748 پی او ایس پر آ گئے تاہم، مادی انفراسٹرکچر میں کمی کے باوجود پی او ایس پر مبنی ادائیگیوں کی قدر اور حجم میں بالترتیب 7.4 فیصد اور 1.3 فیصد کی مثبت نمو ہوئی۔ کم پی او ایس سے بلند قدر کے سودوں کے نتیجے میں 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودے کا اوسط حجم 5,112 روپے ہوگیا جو گذشتہ ششماہی میں 4,824 روپے تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ خصوصاً چند برسوں کے دوران بینک صارفی مالکاری خاص طور پر اس جز میں خطرۂ قرض کی بلند سطح اور خطرے سے پاک حکومتی تمسکات کی مالکاری کے متبادل ذریعے کے طور پر دستیابی کے سبب دور رہے ہیں۔

انٹرنیٹ بینکاری کی اہمیت میں اضافہ ہوتا رہا---

آر ٹی او بی اور اے ٹی ایمز کے بعد ای بینکاری کا تیسرا بڑا جز انٹرنیٹ بینکاری ہے جس میں متاثر کن رفتار سے اضافہ ہورہا ہے اور یہ خردہ نظام ادائیگی میں اپنی جگہ بنا رہا ہے۔ با سہولت اور بہتر سیکورٹی جیسی اہم خصوصیات کی وجہ سے انٹرنیٹ بینکاری کا حجم گذشتہ دو برسوں میں دگنا ہوگیا ہے۔ زیر جائزہ ششماہی کے دوران انٹرنیٹ بینکاری کی قدر اور حجم میں بالترتیب 18.6 فیصد اور 26.7 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس ذریعے سے 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران 271 ارب روپے مالیت کے 5.35 ملین سودے ہوئے جبکہ سودے کا اوسط حجم 50,493 روپے رہا۔

بلا دفتر بینکاری میں نمو---

تیزی سے ترقی کرتی ٹیکنالوجی کی اختراعات کے باعث مالی اداروں (خصوصاً بینکوں) نے بلا دفتر بینکاری خدمات کی مؤثر، قابل بھروسہ اور یوزر فرینڈلی (user friendly) مالی خدمات کی وسیع رینج کی پیشکش کے لیے ٹیلی کمیونی کیشن شعبے کے ساتھ اشتراک کرلیا ہے۔ ادائیگی کے اس طریقہ کار کا نتیجہ نہ صرف مالی خدمات سے محروم صارفین (مالی

78 دو سہ ماہیوں کے اوسط ڈاؤن ٹائم سے پوری ششماہی کے لیے ڈاؤن ٹائم نکالا جاتا ہے۔

شمولیت) کی رسائی بڑھنے کی صورت میں نکلا ہے بلکہ لاگت کی اثر انگیزی کے لحاظ سے بھی بینکوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ بلا دفتر بینکاری کے ذریعے پاکستان میں حکومت سے افراد (G2P) اور فرد سے حکومت (P2G) کو ادائیگیوں کی صورت میں شاندار مواقع بھی فراہم کیے جاسکتے ہیں۔

جدول 8.4: بلا دفتر بینکاری کی اہم جھلکیاں

	پہلی ششماہی 2012ء	دوسری ششماہی 2012ء	پہلی ششماہی 2013ء	پہلی ششماہی 2013ء میں نمو
ایجنٹوں کی تعداد	29,525	41,567	93,862	125.8 فیصد
کھاتوں کی تعداد (ہزاروں میں)	1,447	2,112	2,643	25.1 فیصد
تاریخ کے مطابق امانتیں (ملین روپے)	753	1,055	2,391	126.6 فیصد
سودے (تعداد، ملین میں)	54	67	86	27.8 فیصد
سودوں کی قدر (ارب روپے)	200	292	344	17.9 فیصد
سودے کا اوسط حجم (روپے)	3,732	4,343	4,005	-7.8 فیصد
یومیہ سودوں کی اوسط تعداد (ہزاروں میں)	298	373	477	27.8 فیصد

بلا دفتر بینکاری کا سب سے پہلے آغاز تعمیر مائیکرو فنانس بینک نے 2009ء میں اپنے ایزی پیسہ ماڈل اور یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ (یو بی ایل) نے 2010ء میں اومنی کے ذریعے کیا تھا۔ ان کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے بینکوں اور ٹیلی کام کمپنیوں سمیت چھ مزید فریق بھی بلا دفتر بینکاری کے شعبے میں داخل ہو چکے ہیں جس سے بلا دفتر بینکاری خدمات کی مجموعی نمو کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلا دفتر بینکاری ایجنٹوں کی تعداد میں خاصی نمو ہوئی ہے۔ 2013ء کی پہلی ششماہی میں بلا دفتر بینکاری کے ذریعے 344 ارب روپے مالیت کے 86 ملین سودے ہوئے جن میں قدر اور حجم کے لحاظ سے بالترتیب 27.8 فیصد اور 17.9 فیصد نمو ہوئی (**جدول 8.4**)۔ بلا دفتر بینکاری میں او ور دی کاؤنٹر لین دین یعنی ایک کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ سے دوسرے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو منتقلی جس میں موبائل والٹ کی ضرورت نہیں ہوتی، کا غلبہ رہا جس کا بلا دفتر بینکاری میں حصہ تقریباً 83 فیصد بنتا ہے۔ دوسری جانب، ایم والٹس سودے 12 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے۔ اوسطاً، ایجنٹوں کی جانب سے یومیہ 477 ہزار سودے کیے گئے جن میں ایک سودے کا اوسط حجم 4,005 روپے تھا۔ بلا دفتر بینکاری کھاتوں میں زیر جائزہ ششماہی کے دوران 25.1 فیصد نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 2.64 ملین تک پہنچ گئے۔ اسی طرح، بلا دفتر بینکاری خدمات فراہم کرنے والے ایجنٹوں کی تعداد 93,000 سے تجاوز کر گئی ہے۔

توقع ہے کہ نئے فریقوں کی آمد سے بلا دفتر بینکاری کی صنعت میں مسابقت بڑھے گی اور یہ زیادہ جاذب لاگت ہو جائے گی۔ گذشتہ دو سہ ماہیوں کے دوران موبی کیش، ٹائم پے اور ایچ بی ایل ایکسپریس نے بھی اپنے بلا دفتر بینکاری آپریشنز شروع کر دیے ہیں جبکہ یو مائیکرو فنانس بینک نے بھی اگست 2013ء میں یو پیسہ برانڈ کے نام سے اپنی بلا دفتر بینکاری سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔